مولانا محمد عثمان فارقلیط

بے لوث مجاہد

جنگ آزادی کے دلیر اور نڈر سپاہی حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کی ساحرانہ تقریروں نے ہندوستان کو جنگ آزادی کے لئے تیار کیا اور ملک کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشے تک انگریزوں کے خلاف ایسی آگ لگائی کہ بالاخر انہیں ملک چھوڑ کر یہاں سے رخصت ہونا پڑا۔ بلاشبہ ہندوستان میں اتنا بڑا جادو بیان خطیب اور نہ جھکنے والا جانباز آج تک پیدا نہیں ہوا۔ اگر تاریخ انصاف کرے گی تو آپ کی سیاسی اور قومی زندگی کو فراموش نہ ہونے دے گی۔ انہوں نے جنگ آزادی میں جو کردار ادا کیا اسے تاریخ حریت میں بے مثال قرار دیا جائے گا۔ وہ بارہا آزادی کے جرم میں ماخوذ ہوئے۔ قید و بند کی مصیبتیں ایک تہائی عمر تک جھیلیں اور آل انڈیا لیڈر کی حیثیت سے ہمیشہ انگریزوں کے معتوب رہے۔ جمعیت علمائے ہند نے سول نافرمانی میں کانگریس کا ساتھ دینے کے لئے جو قرار داد جمعیت علمائے ہند کے اجلاس امروہہ میں ۱۹۲۹ء میں منظور کی اس کی تائید و حمایت آپ ہی نے کی۔ اور اپنی معرکتہ الاراء تقریر کے ذریعہ مخالف عناصر کا منہ ایسا پھیرا کہ وہ پھر اس طرف کارخ نہ کر سکے۔ جمعیت علمائے ہند کا یہ اجلاس اس وقت ہوا جب گاندھی نے نمک کی تحریک شروع کی تھی۔ اس اجلاس میں جماعتی طور پر جمعیت علمائے ہند نے یہ فیصلہ کیا کہ اجتماعی طور پر کانگریس میں شریک ہو کر ملک کی تحریک آزادی کو جوش و قوت کے ساتھ کامیاب بنایا جائے۔ اس کی تحریک مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے ہند نے کی اور اس کی تائید میں حضرت شاہ جی نے جان کی بازی لگائی۔ راقم الحروف کو یاد ہے کہ اجلاس کے موقع پر ہندوستان کے تمام ٹوڈی حضرات جو تحریک آزادی کے سخت مخالف تھے امروہہ میں آکر جمع ہو گئے تھے اور ان کا عزم یہ تھا کہ اصل قرار داد کو ہرگز منظور نہ ہونے دیں گے۔ لیکن جب مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی قادر الکلامی اور زور خطابت کے ذریعہ قرار دادوں کی حمایت کی اور تین گھنٹہ تک تحریک آزادی پر بولے تو اجتماع کا سارا رنگ بدل گیا۔ اور مخالفوں کو خائب و خاسر ہو کر واپس جانا پڑا۔

شاہ جی نے امروہہ میں آکر خطابت کے جوہر اس وقت دکھائے جب ہر صوبہ سے آپ کی گرفتاری کے نو دس وارنٹ جاری ہو چکے تھے۔ اجلاس کے ختم ہوتے ہی آپ غائب ہو گئے۔ راقم الحروف جس ٹرین سے واپس ہو رہا تھا جب وہ گجروالہ اسٹیشن پر آکر ٹھہری تو شاہ جی وہیں سے ہمارے ڈبہ میں سوار ہو گئے۔ آپ کے ساتھ نہ کوئی سامان تھا اور نہ کپڑوں کا کوئی جوڑا صرف تہبند اور قمیص میں ملبوس تھے۔ ایک رومال ہاتھ میں تھا جسے سر کے نیچے رکھا اور لیٹ گئے۔ اور باتوں میں مصروف ہو گئے۔ آپ دہلی واپس آرہے تھے لیکن جب ٹرین غازی آباد کے اسٹیشن پر ٹھہری تو ایک چیکر نے آکر صرف آپ کا ٹکٹ چیک کیا اور چلا گیا۔ آپ نے فوراً کہا۔ من خوب می شناسم۔ یہ کہہ کر اسٹیشن پر ہی اتر گئے۔ راقم الحروف کو بڑی تشویش ہوئی

اور گاڑی چل پڑی- دہلی اسٹیشن پر بھی دیکھا مگر کہیں نظر نہ آئے۔ آخر تین روز کے بعد پتہ چلا کہ آپ نے بمبئی کے ایک زبردست اجتماع میں تقریر کی اور عوام کو جمعیت علماء کے فیصلہ سے آگاہ کیا- شاہ جی کی گرفتاری کے لئے تقریباً ہر صوبہ سے وارنٹ جاری ہو چکے تھے- دہلی میں جمعیتہ علماء ہند کے دفتر میں قیام رہتا مگر فوراً ہی پانچ منٹ میں دہلی سے باہر کسی غیر معروف اسٹیشن کی طرف روانہ ہو جاتے اور ان کے جاتے ہی پولیس دفتر پر چھاپہ مارتی اور انہیں تلاش کرتی- راقم الحروف کو یاد ہے کہ ایک دفعہ شاہ جی کے روانہ ہوتے ہی پولیس کا گارڈ آیا اور اس نے سارے دفتر کو چھان مارا- اور چند سپاہیوں نے چھت پر چڑھ کر دیکھا کہ کہیں یہاں تو چھپ کر نہیں بیٹھ گئے غرض نو دس وارنٹوں کی موجودگی میں بھی آپ نے پورے ملک کا گشت کیا اور ہزاروں کے اجتماعات میں مسلسل پانچ پانچ گھنٹہ تک تقریریں کی- بہار کے کسی مقام پر آپ تقریر کر رہے تھے کہ پولیس کی جمعیت نے پورے اجلاس کا محاصرہ کر لیا- آپ نے رضا کاروں سے کہا کہ تقریر ختم ہوتے ہی گیس کے ہنڈے گل کر دیئے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا- اور آپ پولیس کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے- اور پھر دوسرے شہر میں تقریر کی اتفاق سے کسی ایسے ہی مجمع میں پولیس کو موقع مل گیا اور آپ گرفتار کر لئے گئے-

بالآخر تقسیم سے پہلے شاہ جی اپنے وطن امرتسر سے لاہور آ گئے- اور چند ماہ بعد خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں سکونت اختیار کی اور وہاں سے ملتان منتقل ہو گئے- اور وہیں جان آفریں کے سپرد کی- موت سے کسی کو مفر نہیں اور وہی ہو کر رہا جس کا اندیشہ تھا- ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ جن مجاہد شخصیتوں نے آزادی کے لئے پورے ملک کو گرمایا آج ان کا کہیں تذکرہ نہیں وہ بے حقیقت لیڈر جو باہر کا روپیہ کھاتے رہے آج تاریخ آزادی کا سر عنوان بنے ہوئے ہیں اور کانگریس کی تاریخ جو کئی ضخیم جلدوں میں ہے ان کے ناموں سے پر ہے- حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جو کچھ کیا اپنا اسلامی اور وطنی فرض سمجھ کر کیا جس کا اجر بھی خدا ہی کی جانب سے مل سکتا ہے یہ ظاہر ہے کہ مرحوم نے جو جگہ چھوڑی ہے وہ خالی رہے گی اور ان جیسا بے لوث مجاہد اور جنگ آزادی کا سپاہی ہندوستان اور پاکستان میں مشکل ہی سے پیدا ہو سکے گا-

مفکرِ احرار
چودھری افضل حق
(سوانح و افکار)
تحریک آزادی کے عظیم
مجاہد، سیاسی مصلح، قومی مفکر
اور ادیب کے سوانح، افکار، خدمات
سید ابو معاویہ ابوذر بخاری
قیمت 10 روپے
بخاری اکیڈمی، مہربان کالونی، ملتان-